ہائیڈل برگ یونیورسٹی کے ذخیرہ نول کشور میں شعری مجموعے

ڈاکٹر خالد محمود سنجرانی، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اُردو، جی سی یونیورسٹی، لاہور

Abstract

Naval Kishore Press, established in 1856, was the most important publishing house .It published thousends of books on a variety of themes ranging from medicine and literature to religion and philosophy in Urdu.The researcher spent nine months in the SAI, Heidelberg University, Germany as a Post Doc. Fellow.Along with his research on Hasn-Hasso, he has been able to broaden his area of research to include uncatalogued books , packed in 4 boxes , were lying the library of SAI..In this paper the researcher produced index along with the introduction which will give an overview of the individual books of the Urdu poetry.this paper will hopfully act as a toll for the scholars of Urdu and print culture in South Asia.

ہائیڈل برگ یونیورسٹی، جرمنی کے ساؤتھ ایشیاء انسٹی ٹیوٹ میں موجود نول کشور کے تازہ ذخیرہ ءکتب کی آمد، اہمیت اور ان تک رسائی کے بارے میں راقم اپنے گذشتہ مقالات میں تفصیل پیش کر چکا ہے۔عربی، فارسی، اُردو اور سنسکرت کی ان کتب کی تعداد ساڑھے پانچ سو کے لگ بھگ ہے۔یہ کتب متنوع موضوعات کی حامل ہیں۔شعر و ادب کے حوالے سے ان کتب میں اردو داستانیں نہایت اہمیت کی حامل ہیں۔ان داستانوں پر ایک تعارفی مقالہ پیش کیا جا چکا ہے[۱]۔ راقم کے خیال میں نول کشور کی مطبوعہ داستانوں کی اہمیت زیادہ ہے۔اس ذخیرہ ءکتب میں کوئی غیر معمولی نوعیت کا شعری مجموعہ دکھائی نہیں دیا۔تاہم، موجود شعری مجموعوں کی فہرست عنوان کی رو سے حروفِ تہجی کے تحت اس خیال سے تیار کی گئی کہ شاید اس کی مدد سے کوئی محقق اپنی مطلوبہ کتب تک رسائی حاصل کر لے۔اب ذیل کی صورت میں اس ذخیرہ ءکتب میں موجود اُردو شعری مجموعوں کا مختصر تعارف پیش کا جاتا ہے۔ان کتب کے تعارف کو وسائل تحقیق کی ذیل میں لینا چاہیے۔

۱۔اشعارِ بہارستان از رائے کشن کملا:

رائے کشن کملا کا یہ شعری مجموعہ نول کشور، لکھنوء سے جولائی ۱۹۱۳ میں شائع ہوا۔زیرِ نظر ایڈیشن پر منشی انوار حسین نے نظرِ ثانی کر کے اسے مرتب کیا ہے۔اس بات سے اندازہ ہوتا ہے کہ کشن کملا کا یہ شعری مجموعہ اس سے قبل

بھی شائع ہو چکا تھا جس کے باب میں راقم کو معلومات حاصل نہیں ہوسکیں۔نظر ثانی شدہ اس ایڈیشن کے کل صفحات کی تعداد ایک سو چار ہے۔اُردو کے فروغ وارتقاء میں مسلمانوں کے پہلو بہ پہلو برصغیر کی دیگر اقوام نے اپنا کردار جس طرح ادا کیا اس کی تحقیق و تنقیح کے لیے یہ کتاب موثر ہوسکتی ہے۔

۲۔ باغ عاشق قصہ گل صنوبر از پنڈت کنہیا لال:

پنڈت کنہیا لال کی اس منظوم داستان کا زیر نظر چوتھا ایڈیشن نول کشور،لکھنوء سے ستمبر ۱۹۱۳ء میں اشاعت سے ہم کنار رہوا۔یہ داستان مثنوی کی ہیت میں ہے اور موضوعاتی سطح پر اسے اُردو کی روایتی عشقیہ مثنویوں کی ذیل میں رکھا جا سکتا ہے کہ جس میں مظاہر فطرت کو علائم و رموز کی صورت دی گئی ہے۔اس نوع کی شاعری کے لیے فارسی شعر و ادب کا شستہ ذوق درکار ہوتا ہے۔یہ منظوم داستان اس تاثر کی نفی کرتی ہے کہ اُردو صرف مسلمانوں کے اظہار کا وسیلہ تھی۔اس مجموعے کے صفحات کی تعداد باون ہے۔

۳۔ بہارستانِ سخن مرتب نامعلوم:

ناسخ،آتش اور آباد کے کلام سے ایک ہی موضوع اور ایک ہی بحر کے اشعار کا یہ انتخاب نول کشور،لکھنوء سے مئی ۱۹۱۸ء میں شائع ہوا۔صبر، بوسہ، خاک، رفیق، جان، رہا، نکلے ایسے عنوانات کے تحت اشعار منتخب کیے گئے ہیں لیکن مرتب کا نام کہیں درج نہیں۔آتش و ناسخ کے موازنے کی آرزو اس انتخاب کے پس پردہ محرک قوت کے طور پر محسوس کی جاسکتی ہے۔

۵۔ تصویرِ غم از حکیم اشرف علی مست:

چوبیس صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ مختلف موضوعات پر اشعار کا انتخاب ہے۔اشعار کا یہ انتخاب حکیم اشرف علی مست نے کیا ہے۔زیرِ نظر ایڈیشن چوتھا ایڈیشن ہے جو ۱۹۱۳ء میں نول کشور، کان پور سے شائع کیا گیا۔

۶۔ تضمین الامثال از حضرت شاہجان پوری:

مشہور ضرب الامثال کی تضمین پر مبنی یہ مجموعہ اکتوبر ۱۹۴۱ء میں نول کشور،لکھنوء سے شائع ہوا۔ہندی اور فارسی کی معروف ضرب الامثال کو اصغر شاہجان پوری نے قطعات کی ہیت میں پیش کیا ہے۔مولانا صفی لکھنوی کا تبصرہ بھی اس کتاب میں شامل ہے کہ جس میں انھوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس طرزِ نو کی ایجاد کا سہرا مصنف کے سر ہے۔ان کے خیال میں۲؎ اُردو تو کیا فارسی زبان میں بھی اس خصوصیت کا حامل کوئی مجموعہ موجود نہیں۔ہندی اور فارسی ضرب الامثال کی دو مثالیں درج ذیل ہیں:

(ہندی)	غریبوں کا دُنیا میں اللہ بیلی	وہ اک قومالی یہ ٹوٹی حویلی
	برابر کے ہوں تو کچھ لطف آئے	کہاں بھوج راجہ، کہاں گنگو تیلی ۳؎
(فارسی)	کرے واعظ اگر جنت فروشی	تمھارا فرض ہے بس چشم پوشی

برا کوئی کہے چپکے سے سن لو　　جواب جاہلاں باشد خموشی ؎

یہ امر بھی قابلِ غور ہے اصغر شاہجان پوری کا یہ مجموعہ جب شائع ہوا تو فیض اور راشد کے شعری مجموعے اُردو شاعری کے افق پر ایک نیا منظر نامہ لے کر طلوع ہو چکے تھے لیکن ان کے پہلو بہ پہلو اُردو شاعری کی روایت قدیم اصناف اور انداز سے مکمل طور پر اپنا دامن چھڑا نہ پائی تھی۔

۷۔ جانکی بجی مرتبہ شنکر دیال فرحت:

مختلف اشعار پر مشتمل یہ مجموعہ، نول کشور لکھنوء سے ۱۸۸۵ء میں شائع ہوا۔

۸۔ جذباتِ نادر (حصہ دوم) از نادر علی خاں کاکوروی:

نادر کاکوروی کا یہ اہم اور دوررس اثرات کا حامل یہ شعری مجموعہ نول کشور، لکھنوء سے ۱۹۱۰ء میں شائع ہوا۔ نادر کاکوروی کی وہ نظمیں اور تراجم جو رسالہ مخزن، خدنگِ نظر، زمانہ اور ادب میں شائع ہوئے تھے، انھیں یک جا کر کے اس مجموعے کی صورت دی گئی۔ تراجم میں لارڈ ٹنی سن اور لارڈ بائرن کی معروف نظموں کے اُردو تراجم اس مجموعے کا خاصا ہیں۔ عبدالحلیم شرر، مرزا ہادی رسوا، تلمذ الرحمٰن اور سید غضنفر علی خان کی آراء بھی اس مجموعے میں شامل ہیں۔

۹۔ چشمۂ فیض مولفہ مولوی عبدالغفور خان بہادر نساخ:

حضرت شیخ فرید الدین عطار کے رسالے ''پند نامہ'' کا یہ منظوم ترجمہ جنوری ۱۹۱۱ء میں نول کشور، کان پور سے شائع ہوا جسے مولوی عبدالغفار خان بہادر نساخ نے اُردو میں ڈھالا۔ زیرِ نظر نسخہ پانچواں ایڈیشن ہے اور صفحات کی تعداد اڑتالیس ہے۔ اس میں پند و نصائح ہیں اور اخلاقی قدروں کو موضوع بنایا گیا ہے۔

۱۰۔ چمنستانِ جوش از نواب احمد حسن خان جوش:

نواب احمد حسن خان جوش کا یہ اُردو دیوان نول کشور، لکھنوء سے جولائی ۱۸۷۳ء میں شائع ہوا۔ زیرِ نظر نسخہ دوسرا ایڈیشن ہے۔ خاتمۃ الطبع سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دیوان کا اوّلیں ایڈیشن فروری ۱۸۷۱ء میں شائع ہوا تھا اور اس درمیانی مدت میں شاعر نے جو کلام کہا اسے ''جدید'' کے عنوان سے اس دوسرے ایڈیشن میں شامل کر دیا گیا۔ اس دیوان میں ان کی غزلوں کے علاوہ لکھنوء کے معروف شعراء کے حوالے سے خمسہ بر غزل موجود ہیں۔ دیوان کے اختتامی حصے میں مختلف موقع محل کی مناسبت سے قطعاتِ تاریخ موجود ہیں۔ کلیات نثر غالب اور دیوانِ ابو الظفر شاہ دلی کی اشاعت کے قطعات قابلِ ذکر ہیں۔

۱۱۔ حمد ہندی از نامعلوم:

اس رسالے میں اسلامی فرائض اور ان کی ادائیگی کی منظوم وضاحت موجود ہے۔ شاعر کا نام درج نہیں اور نہ ہی متن کی داخلی شہادت اس باب میں ہمیں حاصل ہو سکی ہے۔ یہ دوسرا ایڈیشن ہے جو جنوری ۱۹۲۶ء میں نول کشور،

لکھنوء سے شائع ہوا۔اس ذخیرہ کتب میں اس کی دو کاپیاں موجود ہیں۔

۱۲۔خالق باری از امیر خسرو:

امیر خسرو سے منسوب ''خالق باری'' کا یہ نسخہ ۱۹۲۵ء میں نول کشور،لکھنوء سے شائع ہوا۔صفحات کی تعداد سولہ ہے۔

۱۳۔خیالاتِ ماتا دین از ماتا دین:

سحرِ سامری، رنگا رنگ خیالات ،گل وبلبل کے قصے اور شاعر کے تئیں کچھ عارفانہ خیالات کے تحت مختلف اشعار اس مجموعے میں شامل ہیں۔اس مجموعے پر سنِ اشاعت درج نہیں۔متن سے اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ ماتا دین لکھنوء کے ساکن ہیں۔

۱۴۔دریائے تعشق از واجد علی شاہ اختر:

لکھنوء کے آخری تاجدار واجد علی شاہ اختر کے لڑکپن کے زمانے کے مثنوی اس ایڈیشن پر راقم کا مقالہ ملاحظہ فرمائیں مطبوعہ ''تحقیق نامہ'' شمارہ ۱۰،شعبۂ اُردو جی سی یونیورسٹی لاہور، جنوری ۲۰۱۲ء ص ۹۱۔

۱۵۔دیوانِ ذوق از شیخ ابراھیم ذوق:

ذوق کے اس دیوان کا سرورق اور آخری صفحات موجود نہیں کہ جن سے سالِ اشاعت معلوم ہو سکے اور نہ ہی متن سے اس باب میں کوئی مدد حاصل ہوئی۔دیوان کا آغاز اس شعر سے ہوتا ہے:

ہوا حمدِ خدا میں جو دل معروفِ رقم میرا　　　الف الحمد کا سا بن گیا گویا قلم میرا ۵

موجودہ نسخے کے آخری صفحہ کا نمبر ۲۸۲ ہے اور اسی ورق پر ''اشعارِ قصیدہ ہفتید ہ زبان'' کے عنوان کے تحت کچھ اشعار موجود ہیں۔

۱۶۔دیوانِ جرار از حسین بیگ مرزا:

زیرِ نظر نسخہ ''دیوان جرار'' کا تیسرا ایڈیشن ہے جو نول کشور،لکھنوء سے جون ۱۸۸۵ء میں شائع ہوا تھا۔اس دیوان کی تقریظ محمد غضنفر علی خان نے تحریر کی ہے کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرار ملک الشعراء منشی سید مظفر علی خان بہادر کے شاگرد تھے اور انھیں عہدِ شباب سے فنِ سپاہ گری سے شغف تھا۔اس حوالے سے ان کا تخلص ان کے اس شغف کا آئینہ دار ہے اور رزم و بزم کے حسین امتزاج پیدا کرتا ہے۔اس تقریظ ۶ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کی وصیت کے مطابق ان کے صاحبزادے نے ان کا کلام جمع کیا ہے اور دیوان کی صورت میں چھپوایا۔

۱۷۔دیوانِ غالب:

دیوان غالب کا یہ ایڈیشن جون ۱۹۵۱ء کا ہے اور نول کشور،لکھنوء سے چھپا ہے۔ابتدائی صفحات میں غالب

کے حالات زندگی درج ہیں۔مختلف صفحات کے حواشی میں شارحین غالب سے الجھا گیا ہے اور اشعار کے معنی کچھ کے کچھ پیش کیے گئے ہیں لیکن نہ جانے کس مصلحت کے تحت اس نسخہ پر کسی مرتب کا نام درج نہیں۔اس کے صفحات کی تعداد ایک سو اٹھاون ہے۔

۱۸۔ دیوانِ غالب مرتبہ امیر حسن نورانی:

دیوانِ غالب کا یہ نسخہ ۱۹۵۷ء کا ہے جسے نول کشور نے لکھنوء سے شائع کیا۔مرتب نے اپنے طور غالب کے حالاتِ زندگی میں تصیح و اضافے کا دعویٰ کیا ہے جس کی تائید متن سے نہیں ہوتی۔

۱۹۔ ذخیرہ مناقب مع ہفت بند کاشی:

اہل بیت کی شان اور ان کے اوصاف و کمالات پر مختلف اشعار یک جا کر کے اس مجموعے میں شائع کیے گئے ہیں۔اس کتاب پر مرتب کا نام اور اشاعت کا سن درج نہیں۔ یہ کتاب نظامی پریس لکھنوء سے شائع ہوئی تھی۔

۲۰۔ رباعیاتِ آسی از مولوی عبدالباری آسی:

رباعیات کا یہ مجموعہ نول کشور، لکھنوء سے ۱۹۴۸ء میں شائع ہوا۔اس مجموعے کا تعارف سید جعفر علی نے جبکہ قطعہ ءتاریخ محمد نذیر موہانی کا لکھا ہوا ہے۔

۲۱۔ رسالہ گورکھ دھندہ از سید سراج الحسن مودودی:

سید سراج الحسن کے معمات پر مشتمل یہ مجموعہ نول کشور، لکھنوء سے اکتوبر ۱۸۸۵ء میں شائع ہوا۔معما قدیم اور متروک صنفِ شعر ہے اور اس حوالے سے مجموعے کم ہی دیکھنے کو ملتے ہیں۔امام بخش صہبائی اس فن کے ماہر مانے جاتے ہیں لیکن ان کی تصانیف بھی گوشہء گم نامی میں پڑی ہوئی ہیں۔

۲۲۔ سازِ دل از ذکی کاکوروی:

ذکی کاکوروی کی غزلیات اور نظموں کا یہ مجموعہ مئی ۱۹۶۱ء تا جون ۱۹۶۳ کے کلام پر مشتمل ہے۔ سرورق پر شاعر کی تصویر بھی موجود ہے۔ اس مجموعے سے ناشر اور سنِ اشاعت کا تعین نہیں ہوتا لیکن زمانی اعتبار سے کلام کا انتخاب اس قیاس کو تقویت دیتا ہے کہ یہ مجموعہ ۱۹۶۳ء کے اواخر یا ۱۹۶۴ء کے اوائل میں شائع ہوا ہوگا۔

۲۳۔ سنگاسن بتیسی از منشی رنگ لال چمن:

تفصیل کے لیے ''معیار'' شمارہ نمبر ۷، جنوری ۲۰۱۲ء۔

۲۴۔ شبیہِ احمدی از مولانا محمد جمال الدین حسن خان:

منظوم سیرت کا یہ مجموعہ نول کشور، کان پور سے ۱۸۹۶ء میں شائع ہوا۔اس کے صفحات کی تعداد اڑتالیس ہے۔

۲۵۔ فرس نامہء رنگین از سعادت یار خاں رنگین:

چوبیس صفحات پر مشتمل یہ مجموعہ اگست ۱۹۲۵ء میں نول کشور، لکھنوء سے شائع ہوا۔ زیر نظر ایڈیشن چھبیسواں ایڈیشن ہے۔

۲۶۔ فغانِ حیدر از حیدر دہلوی:

حیدر علی بیگ دہلوی کی واسوخت کا یہ مجموعہ مارچ ۱۸۸۶ء میں نول کشور، لکھنوء سے شائع ہوا۔ عموماً واسوخت شعری مجموعے کا ایک جزو کے طور پر موجود رہی ہے لیکن اس کتاب کی اہمیت اس میں ہے کہ یہ اول آخر واسوخت پر مشتمل ہے۔

۲۷۔ قصہ شاہ جمجہ، قصہ گلفام:

ان دونوں منظوم قصوں کی تفصیل کے لیے ملاحظہ کریں ''معیار'' شمارہ ۷، جنوری ۱۲ء

۲۸۔ قمقام السلام از مولوی حافظ سید ابوالقاسم شہید:

اُردو کی شعری روایت میں جنگ ناموں کی طرف چنداں توجہ نہیں کی گئی۔ زیر نظر نسخہ بہنسا کے معرکے کو منظوم صورت میں سامنے لاتا ہے۔ اس حوالے سے قدرے حیرت ہوتی ہے کہ بہنسا مصر کا ایک علاقہ ہے اور نہ جانے ہند کے ایک شاعر نے کس کشش کے سبب اس خطے کی معرکہ آرائی کا انتخاب کیا۔ ایک شعر ملاحظہ فرمائیں:

مگر بہنسا کی میں لکھتا ہوں جنگ　　کہ اس جا پر اصحاب بانام و ننگ ے

یہ جنگ نامہ بڑے سائز کے انچاس صفحات پر نول کشور، لکھنوء سے ۱۹۰۰ء میں شائع ہوا۔

۲۹۔ گلشن سروری از مولوی مفتی غلام سرور لاہوری:

حقوق اللہ اور حقوق العباد سے متعلق یہ مثنوی پینتیس ابواب پر مشتمل ہے۔ ہر باب اخلاق اور عمدہ عادات کی کسی ایک جہت کا احاطہ کرتا ہے۔ مثال کے طور پر اولاد کی پرورش کے باب میں، دوستی کے باب میں، آدابِ مہمان داری کے باب میں، قناعت کے فوائد کے بیان میں، وفا کے بیان میں، ان لوگوں کے بیان میں جو صحبت کے لائق ہیں جیسے عنوانات سے مندرجات کا اندازہ ہوتا ہے۔

مثنوی کے خاتمہ الطبع سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مثنوی اس سے پیشتر اخبار لکھنوء سے چند بار شائع ہو چکی ہے۔ زیر نظر ایڈیشن نول کشور، کان پور سے مارچ ۱۸۹۷ء میں شائع ہوا جس کے صفحات کی تعداد چھیتر ہے۔ سرورق پر شاعر کے نام کے ساتھ مرحوم درج ہے کہ جس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایڈیشن شاعر کی وفات کے بعد شائع ہوا۔ غلام سرور لاہوری، لاہور کی علمی اور شعری روایت کے نمائندہ تھے۔ مذہب اور اخلاق ان کا خاص موضوع تھا۔

۳۰۔ گیتام مہاتم منظوم از منشی رام سہائے تمنا:

ہندو مت کے عقائد و تصورات پر مشتمل یہ منظوم رسالہ نول کشور، لکھنوء سے دسمبر ۱۸۹۴ء میں شائع ہوا۔ اس

کے صفحات کی تعداد چھبیس ہے۔

۳۱۔ مبادی الحساب منظوم از بابو گوبند سہائے:

علمِ ریاضی کی یہ منظوم درسی کتاب مغربی و شمالی اودھ اور پنجاب کے سکولوں کے نصاب میں شامل تھی۔ موجودہ ایڈیشن ستمبر ۱۸۷۹ء میں شائع ہوا۔ ریاضی جیسے خشک مضمون اور اس کے قواعد کو منظوم صورت میں پیش کرنا اس امر کا استعارہ ہے کہ سرزمینِ ہند لے، سر، سنگیت سے کس قدر مانوس تھی۔ مذہبی عقائد اور اس کے تصورات سے لے کر ریاضی تک کے معاملات وزن اور بحر میں پیش کیے جانے کے پس پردہ یہی تہذیبی جھکاؤ کارفرما دکھائی دیتا ہے۔

۳۲۔ مثنوی حیرت افزا از محمد قاسم لکھنوی: ۳۳۔ مثنوی سحر البیان از میر حسن: ۳۴۔ مثنوی سعدین مع خالہ بھانجی کی لڑائی از منشی انوار حسین: ۳۵۔ مثنوی گلدستہ معنی از محمد حب علی خان:

ان مثنویوں کا تعارف منظوم داستانوں کی ذیل میں اس سے قبل پیش کیا جا چکا ہے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں ''معیار'' شمارہ ۷، جنوری ۲۰۱۲ء۔

۳۶۔ مجموعہ مرثیہ میر مونس (جلد سوم) از میر مونس:

میر مونس کے مرثیوں کی یہ تیسری جلد نول کشور، کان پور سے اپریل ۱۹۱۶ء میں شائع ہوئی۔ خاتمہ الطبع سے معلوم ہوتا ہے کہ میر مونس کے بکھرے ہوئے اس کلام کی یک جائی کا انصرام منشی سید رضا حسین ولد سید بندہ حسین نے کیا[۸]۔ مجموعے کے حواشی میں عربی اور فارسی کی اصطلاحات اور نامانوس الفاظ کی شرح درج کی گئی ہے۔ اس ذخیرہ ء کتب میں اس جلد کی دو کاپیاں موجود ہیں۔

۳۷۔ محامد خاتم النبیین ﷺ از امیر مینائی:

امیر مینائی کی حمدیہ اور نعتیہ شاعری کے اس مجموعے کا یہ نسخہ نومبر ۱۹۲۹ء میں نول کشور، لکھنوء سے شائع ہوا۔

۳۸۔ مولود شریف از حافظ عبد العزیز:

مولود شریف کا یہ مختصر سا کتابچہ نول کشور، کان پور سے شائع ہوا۔ اس پر سنِ اشاعت درج نہیں۔

۳۹۔ میلا د شریف موسوم بہ مدح پیغمبر a از گلشن الدولہ مرزا علی خان متخلص بہ بہار:

زیرِ نظر نسخہ ۱۸۹۷ء کا ہے اور نول کشور، کان پور سے چھپا ہے۔

۴۰۔ نالہ ء عاصم از مولوی عبد الحلیم:

عجب اتفاق ہے کہ اردو میں میلاد شریف کی شعری روایت کے حوالے تحقیقی و تنقیدی کام نہیں کیا گیا جبکہ نو آبادیاتی عہد میں ہندوستانی پریس سے جن موضوعات پر سب سے زیادہ کتب شائع ہوئیں، ان میں میلاد شریف کا

موضوع بہت نمایاں ہے۔مولوی عبدالحلیم کا یہ مجموعہ اسی روایت کا تسلسل ہے ۔ان کا یہ مجموعہ نول کشور، لکھنوء سے ۱۸۸۸ء میں شائع ہوا۔

۴۱۔نرسی لیلا از منشی چھدم لال صاحب:

مغل حکومت کے زیرِ اثر ہندی الاصل اصنافِ ادب دوہے، جکری، چوپائی وغیرہ کی جگہ فارسی الاصل اصناف غزل، مثنوی، قصیدہ، واسوخت وغیرہ نے لے لی تھی، تاہم اردو میں کچھ ایسے شعراء عہد بہ عہد موجود رہے کہ جنھوں نے کبھی گیتوں کی صورت تو کبھی دوہوں کی صورت ہند کی اصنافِ ادب کو زندہ رکھا۔منشی چھدم لال کا یہ مجموعہ اسی روایت کی ایک کڑی ہے۔دوہے اور چوپائی پر مشتمل ان کا یہ مجموعہ ۱۸۹۷ء میں نول کشور، لکھنوء سے شائع ہوا۔

۴۲۔نعت سروری از غلام سرور لاہوری:

اس ذخیرہ ءکتب میں غلام سرور لاہوری کی تصانیف کو دیکھ کر احساس ہوتا ہے کہ دبستانِ لاہور کی مناسبت سے ابھی ان کی بازیافت ہونا باقی ہے۔ان کی یہ کتاب اردو کی نعتیہ شاعری کی اولیں روایت سے متعلق ہے۔ان کی نعتیہ شاعری کا زیرِ نظر دیوان نول کشور، کان پور سے فروری ۱۹۱۱ء میں شائع ہوا۔اس دیوان کے اختتامی حصے میں ''خاتمہ کتاب مطبوعہ سابق۔۔۔'' کے عنوان سے اس دیوان کی گذشتہ دو اشاعتوں کی نشان دہی ہوتی ہے کہ یہ نعتیہ دیوان اس سے قبل لاہور سے دو بار شائع ہو چکا تھا اور اسے بے قیمت تقسیم کیا گیا تھا ۹۔ اگرچہ یہ اردو دیوان ہے لیکن اس میں چند فارسی غزلیات بھی شامل ہیں۔دیوان کے آخر میں مخمس اور مسدس کی ہیت میں نعتیہ اشعار بھی موجود ہیں۔اردو میں نعتیہ شاعری کی اولیں روایت کے حوالے سے یہ نعتیہ دیوان اہم ماخذ کی حیثیت رکھتا ہے۔

۴۳۔نہر المصائب مولفہ مرزا قاسم علی:

اس تصنیف میں میدانِ کربلا کی سختیوں اور مصائب کے حوالے سے اشعار اکھٹے کیے گئے ہیں۔زیرِ نظر نسخہ پر جلد چہارم اور پنجم درج ہے جسے نول کشور، لکھنوء سے فروری ۱۸۸۹ء میں شائع کیا گیا۔اس کے صفحات کی تعداد سات سوستر کے لگ بھگ ہے۔

۴۴۔واسوخت ثانی نمک از منشی رام جی:

شاعر کا نام رام جی مل اور تخلص نمک ہے۔ان کی واسوخت کا یہ مجموعہ نومبر ۱۸۸۶ء میں نول کشور، لکھنوء سے شائع ہوا۔

۴۵۔واسوختِ سودا:

ذخیرہ نول کشور میں موجود اس نسخے کی دو کاپیاں ملی ہیں اور دونوں پر ناشر اور سنِ اشاعت درج نہیں اور نہ متن کی داخلی شہادتیں اس باب میں موجود ہیں

۴۶۔ واسوختِ سیر از مرزا محمد عباس سیر:

مرزا محمد عباس سیر کی یہ واسوخت لکھنؤ شہر سے متعلق ہے۔ کتاب کے اختتامی حصے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا عرف چھوٹے مرزا ہے اور مرزا بندہ حسین کے خلف الرشید ہیں جبکہ سید آغا حسین مرزا کے شاگرد رہے۔ سنِ اشاعت اور ناشر کا نام درج نہیں۔

حواشی:

۱۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں ''ہائیڈل برگ یونیورسٹی میں موجود نول کشور کی مطبوعہ داستانوں کا تازہ ذخیرہ''معیار'' شمارہ ۷، جنوری ۲۰۱۲، شعبۂ اُردو، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد، ص: ۱۶۳ تا ۱۸۰ ''ہائیڈل برگ یونیورسٹی میں موجود واجد علی شاہ کی ایک مثنوی کا نادر نسخہ''، ''تحقیق نامہ'' شمارہ نمبر ۱۰، شعبۂ اُردو جی سی یونیورسٹی، لاہور، جنوری ۲۰۱۲ء، ص: ۹۱ تا ۱۰۵

۲۔ تصمین الامثال از حضرت شاہجہان پوری، لکھنؤ: نول کشور، اکتوبر ۱۹۴۱ء

۳۔ ایضاً، ص: ۱۷

۴۔ ایضاً، ص: ۱۶

۵۔ ذوق، شیخ ابراہیم، ''دیوانِ ذوق''، لکھنؤ: نول کشور، س۔ن، ص: ۱

۶۔ غضنفر علی خان، ''تقریظ''، مشمولہ: ''دیوانِ جرار''، از حسین بیگ مرزا، لکھنؤ: نول کشور، ۱۸۸۵ء، ص: ۱۱۷

۷۔ ابوالقاسم شہید مولوی حافظ سید، ''تمقام السلام''، لکھنؤ: نول کشور، ۱۹۰۰ء، ص: ۳

۸۔ کارکنانِ مطبع، ''خاتمہ الطبع''، مجموعہ مرثیہ میر مونس (جلد سوم)، کان پور: نول کشور، ۱۹۱۶ء، ص: ۳۲۰

۹۔ لاہوری، غلام سرور، ''نعتِ سروری''، کان پور: نول کشور، ۱۹۱۱ء، ص: ۱۲۹